Book No. 3

Provincial Mass Literacy Committee, Bihar.

Village Library Series. II.

اکبر بادشاہ

از

سیّد امیر الحسن

ادبستان، مراد پور، بانکی پور۔ پٹنہ
نے چھپوایا۔

اپنے پڑھئے اور دوسرے کو بھی پڑھایئے

اکبر بادشاہ

(از)

سیّد امیر الحسن

ادبستان - مُراد پور - بانکی پور - پٹنہ

نے چھپوایا۔

اکبر جب راج گدی پر بیٹھا تو صرف تیرہ برس کا تھا۔ اور راج کی دیکھ بھال بیرم خان کرتا تھا۔

لیکن اکبر نے تھوڑے ہی دنوں کے بعد راج کاج کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

اکبر بڑا سمجھ دار آدمی تھا، اس نے دیکھا کہ ہندوستان میں رہ کر ہندوؤں سے الگ تھلگ رہنا نہیں چاہیے۔ ان سے میل جول کرنا چاہیے۔ اس نے راجہ بہاری مل کی لڑکی سے شادی کرکے راجپوتوں سے گہرا میل ملاپ پیدا کرلیا۔

اکبر کو اپنے زمانہ میں بہت سی لڑائیاں لڑنی پڑیں، اور بڑے بڑے دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ہر لڑائی میں اس کی جیت ہی ہوتی گئی۔ اور راج بڑھتا ہی گیا۔ اس کا راج کابل سے لے کر آسام تک، اور کشمیر سے لے کر احمد آباد اور گولکنڈہ تک تھا۔

بنگال، کابل اور دکھن میں بڑے بڑے زمینداروں کو زمین دی گئی، اور اُن سے لگان لیا جاتا تھا۔ اُتری ہندوستان کے زمین کی ناپ اور پھر بندوبست ہوا۔ کھیت بونے پر اِس بات کی جانچ کر لی جاتی تھی کہ کس زمین میں کونسی چیز

بونی گئی ہے۔ اسی حساب سے اُس اراضی کا لگان لیا جاتا تھا۔ سرکاری نوکر کاشتکاروں سے لگان وصول کرتے تھے۔ لگان دو قسطوں میں لیا جاتا تھا۔ پیداوار کی ایک تہائی سرکار لیتی تھی۔ حاکم اور نوکر رشوت نہیں لینے پاتے تھے۔ لگان وصول کرنے والے کا مشاہرہ بہت تھا۔ جب کوئی نئی یا بنجر زمین جوتی بوئی جاتی تو لگان کم لیا جاتا۔

اکبر نے ایک نیا دھرم گڑھا تھا۔ اس کا نام دینِ الٰہی تھا۔ لیکن یہ دھرم اس کے مرنے کے ساتھ ہی مٹ گیا۔

اکبر کے زمانے میں ہندی بھاشا خوب بڑھی۔ ہندی کے شاعر (کوی) تلسی داس نے اپنی کتاب رامائن اِسی کے زمانے میں لکھی۔ اکبر کے دربار میں کچھ بڑے بڑے لوگ تھے۔ یہ لوگ اُس کے دربار کے نو رتن کہلاتے ہیں۔ اِن میں مان سنگھ، فیضی اور بیربل بہت مشہور ہیں۔

تان سین، بادشاہ کے دربار کا مشہور گویا تھا۔ راجہ بیربل اکبر کے مُنہ چڑھے تھے۔ آؤ، تمہیں اکبر بادشاہ اور بیربل کی ایک کہانی سُنائیں۔

ایک دن راجہ بیربل اکبر کے دربار میں کچھ دیر کر کے پہنچے۔ بادشاہ نے پوچھا بیربل! اتنی دیر کہاں رہ گئے تھے؟ بیربل نے جواب دیا۔ جہاں پناہ! میرا بچہ رو رہا تھا، اُسے چُپ کر رہا تھا۔ حضور! ایک ہی بیٹا ہے، اِس لئے اُسے روتا چھوڑ کر نہ آسکا۔ بادشاہ نے کہا۔ واہ، جب تم ایک بچے کو نہیں سنبھال سکتے، تو سلطنت کو کیا چلا سکتے ہو؟ بھلا بچوں کو بھی بہلا لینا کوئی بڑی بات ہے۔ بلاؤ اپنے بچے کو۔ دیکھو، میں ابھی تمہیں بچوں کو خوش کرنے

کا ڈھنگ سِکھلا دیتا ہوں۔

فوراً پیادے دَوڑائے گئے، اور رَاجہ بیربل کے تین سَال کے لڑکے کو اُٹھا لائے۔

بادشاہ نے کہا۔ اِس کو کسی طرح رُلا دو، میں اُسے تُرت مَنا لیتا ہوں۔

بیربل نے اُس کو ایک تھپّڑ ماری، وہ رونے لگا۔ بادشاہ نے اُسے گود میں لے لیا، اور اُس سے کہا۔ "اچّھا اَب چُپ ہوجاؤ، جو کھاؤ گے ابھی تم کو کھلاؤں گا۔ کیا مِٹھائی کھاؤ گے؟"

بچّے نے کہا۔ "ہاں"۔

بادشاہ نے اچھّی سے اچھی مٹھائی منگوائی
لیکن جیسے ہی مٹھائیاں اُس کے سامنے رکھی
گئیں، اُس نے اُٹھا کر پھینک دی، اور
کہا ہم تو گنّا کھائیں گے، اور پھر رونے
لگا۔ بھلا اتنا جلد گنّا کہاں ملے ؟
لیکن بادشاہ کا حکم ۔ آن کی آن میں
گنّا بھی آگیا ۔ اب بچّے نے کہا اسے
چھیل کر گلے بنادو۔ جھٹ پٹ گلے بھی
بن گئے۔ لیکن کیسا بچّہ ہے کہ روئے
جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ اب تو
چُپ ہو جاؤ، اب کیوں روتے ہو؟

لیکن بچّے نے کہا نہیں، ہم نہیں
کھائیں گے۔ اِن سب گُلّوں کو جوڑ کر
پھر گنّا بنا دو، تب کھائیں گے' اور
یہ کہہ کر پھر ہاتھ پاؤں پٹکنے لگا۔

بادشاہ ہار گئے۔ بولے۔ سچ مچ
بچّوں کا سنبھالنا۔ دل لگی نہیں۔

ہندوستان کے مُسلمان بادشاہوں
میں اکبر سب سے بڑا تھا۔ وہ پہلا
مُسلمان بادشاہ تھا جس نے ہندو
مسلمانوں میں میل جول پیدا کرنے
کی کوشِش کی۔ ہندوؤں کو اس نے

بڑے بڑے عہدے (پد) دئے اور ہندو
مسلمان کو ایک جانا۔ اس کے زمانے میں
ہر دھرم کے ماننے والوں کو پوری پوری
آزادی تھی۔ پرجا خوش اور چین میں تھی۔
بادشاہ کو اپنی پرجا کی خوشی کا بہت
خیال رہتا تھا۔
اکبر کے بدن میں بڑی پھرتی تھی۔
وہ کڑی سے کڑی محنت سے نہیں گھبراتا
تھا۔ گھوڑے کی سواری خوب کرتا تھا۔
کبھی کبھی وہ اَتّی میل گھوڑے پر چلا
جاتا تھا۔ اور بھری ندی میں گھوڑا ڈال

دیتا تھا۔ بچپن ہی سے اُسنے شکار کی دُھن تھی۔ تیر چلانا خوب جانتا تھا۔ وہ بڑا بہادر اور بڑی ہمت والا تھا۔ وہ سنہ ۱۵۴۲ء میں پیدا ہوا تھا۔ اور سنہ ۱۶۰۵ء میں مر گیا۔

اکبر تو مَر گیا لیکن ہندو مُسلمانوں میں اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔